تسہیل الجنان
ترجمہ
تکمیل الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سب طرح کی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس بالا رتبہ
کی ہے کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہیں ہے جس جناب عالی میں پیغمبر جیسے شخص نے صلی اللہ
علیہ وسلم عجز بیان کیا ہو کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی نہیں مجھ
سے ہرگز ہو سکتی ثنا اوپر تیرے تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنے اوپر ثنا فرمائی ہے پس ہماری
حمد اور ثنا یہی ہے کہ اوسکو اپنا پروردگار جانیں اور اپنے تئیں بندہ سمجھیں اور [illegible]
فرماوے اوسکے بقدر طاقت کے اطاعت اور عبادت بجا لاویں اور امیدوار فضل
کے رہیں اور درود بے نہایت اور صلوات بے غایت اوپر اوس پیغمبر عالی رتبہ کے
کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہے کہ بلندی شان اوسکی سبکے
اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے فرمانبرداری
اوسکی کی اوسنے تحقیق فرمانبرداری اللہ کی پس حمد کرنا اللہ سبحانہ تعالی کا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو سزاوار ہے اور اوسکی نعت سے قابل پروردگار ہے اللہم صلی علی

محمد وعلی آل محمد واصحابہ واولادہ وذریتہ وتبعہ وتبع تابعیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
اما بعد فقیر سراپا تقصیر میر علی بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص بامیر بخشی اللہ تعالی اوسکو
اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو جناب مین زمرۂ مومنین کے اور گروہ مسلمین کے
التماس رکھتا ہے کہ جب انسان بالغ ہوتا ہے اوسی وقت اوسپر ایمان فرض ہوجاتا ہے
اور اعتقاد لازم ہیں اعتقاد بغیر سمجھے کے ثابت نہین ہوتا تو ہر ایک مسلمان کو فرض ہی کہ
اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین تا ایمان اونکا پورا ہووے فقط لا الہ الا اللہ
کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی حقیقت ایمان کے پہچانے بعضے کافر بھی کلمہ پڑہ لیتے ہین
تو اونکو کیا فائدہ اس بات مین حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ
تکمیل ایمان بہت خوب اور صاف اہل سنت جماعت کے عقائد مین جو لکہا ہے نہایت
مفید ہے اور بہت ہی انصاف سے لکہا ہے مگر وہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو
البتہ پڑہا ہوا شخص ہو سو سمجھے قابل آدمیونکے کام کا ہے مین نے اوسمین سے
جو جو مناسب حال عوام کے تہا خلاصہ مطلب اوسکا اردو زبان مین نظم کرکے تحفۃ المسلمین
نام رکہا تہا تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو
سکہاوے کہ عقاید سے ہزارون شخص غافل ہین اور علم بیکار سیکہتے ہین جو فرض ہے
اوسکی کچہہ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ منظوم تہا اوسکو بہی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ
ہنوز اسمین ایک دقت باقی ہے کہ اسناد ضرور ہے پڑہنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے
اور کوئی کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بہی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم
نہین ہوتے چاہیئے کہ اوسے نثر کرو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو نفع فائدہ
عام ہو یہ رکہہ کے بموجب درخواست اون دوستون کے اوس رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے امید
جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم نفرماوی اور اس
نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت آخرت کا ہووے
توفیق ہر چیز کی اللہ تعالی کی جناب سے ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس رسالہ کا نام تسہیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان رکہا گیا ہے
وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوسے اول مطلب پر لکہکے اوسکے نیچے اردو
زبان لکہی گئی تاکہ سند ہووے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے دیوے تو اوسے
یاد کرلے حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے کہ آگ آگ اور
پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوسمین گرمی
رکہدی پانی پیدا کیا اوسمین سردی رکہی مذہب فلاسفہ کا جہوٹہ اور غلط ہے کہ وہ کہتے
ہین ہر چیز کو جیسا اپنے نزدیک لوگون نے ٹہہرا لیا ہے وہ اوس سے
ویساہی کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین
گرم مقرر کر لیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹہنڈا جان لیا ہے وہ ٹہنڈک
دیتا ہے انکی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے اور بعضے مذہب والے اپنے
نزدیک سب چیز مین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ
دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا
چاہا ویسا خواص دیا والعالم حادث سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات
پاک اللہ تعالے کے کوئی چیز نہ تہی پہر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم
یکن معہ شئے کہ تہا اللہ تعالے اور نہ تہی اوسکے ساتہہ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالے
کی قدیم ہے اور جو کچہہ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا بنا ظاہر ہے
کہ دن رات اوسمین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہر گز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم
نیا ہے وہو قابل للفناء اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے
کہ کل شئی ہالک الا وجہہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ
وہی باقی ہے جو پیدا ہوا وہ فانی ہونے والا ہے جسنے پیدا کیا وہ باقی رہیگا ایک شان
فنا کی سب پر ہو جائیگی کیا جنت اور دوزخ کیا حور و قصور کیا آسمان و زمین کیا جن و ملک سب
فانی ہو جاینگے اگرچہ ایک لمحہ برابر ہون یہ فنا ہو کر پہر جو پیدا ہونگے پہر فنا نہین ہونگے ہمیشہ
ابد الآباد باقی رہین گے وله صانع یعنے اس عالم کا ایک بنانے والا ہے

کسواسطے کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پیدا ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا کرنے والا ہے کہ اگر
کرنے والا نہوتا تو یہ کہاں سے ہوتی قدیم ہے اور یہ بنانے والا قدیم ہے
کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کی طرح ہوتا واجب الوجود
واجب اور ضروری ہے ہونا اوسکا واجب الوجود اوسے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات سے
قایم ہو دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات پاک خود بخود نہوتی
تو چاہئے کہ کسو کے سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی جو کوئی
محتاج غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا حق سبحانہ تعالی اپنی ذات
سے بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے تو احد ہے یعنے اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا
نہ شریک ہے اور نہ حصہ دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ اوسے کسو نے
جنا نہ اوسنے کسیکو جنا مگر قول نصاری کا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو
جورو کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا کفر صریح ہے کہ جننا اور جنانا شہوت سے متعلق
ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات اللہ تعالی کی ان باتوں سے بالکل بری اور
پاک ہے حیّ زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے
خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے کہ حیات سب کی اوسی کے سبب
سے ہے قادر قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہوتا تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے
ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہیں جو چاہے سو کرسکے عالم جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم کے
باہر نہیں جو ہوئی اور جو ہوگی ازل سے ابد تک جو اوسے معلوم ہے ہر ایک کی سعادت اور
شقاوت کفر اور اسلام اوسکے علم قدیم میں تھا اور ہے کہ واللہ بکل شیٔ علیم
فرمایا ہے مرید ارادے والا ہے جو کچھ کرتا ہے سو اپنی خواہش سے اور رغبت
سے نہ کسو کے تقاضے سے اور ڈر سے کہ اگر نکریگا تو کوئی اوسے ملامت کریگا
متکلم کلام کرنے والا ہے کہ اگر گونگا ہوتا تو حکم احکام امر اور نہی کیونکر کرتا قرآن
شریف وغیرہ کتابیں سب کلام اوسی کا اور ان کتابوں کو قدیم چاہئے کہ
کلام صفت ہے اللہ تعالے کی اور سب صفتیں اوسکی قدیم ہیں +

سمیع بصیر سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا
بے حرف و صوت سن لیتا ہے حاجت لب اور زبان پر لانے کی نہین دیکھنے والا
ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی چلے
تو وہ بھی اوسکی نظر سے باہر نہووے اگرچہ یہ سب صفتین اوس ذات مقدس
مین ثابت ہین تو بندہ و کن مین کہان سے آئین مگر صفات کو آدمی کے اور اللہ تعالے
کے کچھ نسبت نہین اون صفتون کو اپنے قیاس نکیا چاہیے عقل کو دخل ندیا چاہیے
صفاتہ قدیمۃ صفتین حق سبحانہ تعالے کی قدیم ہین جیسے ذات قدیم ہے کہ
کوئی چیز موجود نہوئی تھی اور اللہ تعالے کی ذات موجود تھی اسیطرح سے وہ
صفتین ذات کے ساتھ موجود تھین ولا یقدم بذاتہ حوادث واجب الوجود
مین ہرگز کمتی بیشی نہین ہوتا اور تغیر تبدیل نہین ہوتا مثلا جاہل عالم ہوجاوے یا
بینا نابینا ہوجاوے یہ تغیر اور تبدیل تو پیدا چیزون مین ہوتا ہے اللہ تعالے
کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی رہیگی خوشی اور غمی کو بھی وہان دخل نہین صحت
اور بیماری کا خلل نہین لا جسم ولا جوہر نہ بدن ہے اوسے جیسے آدمیون کو
یا درختون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہووے یا نظر آوے نہ سب جسم ہے جیسے عقل
یا نفس وغیرہ نہ اوس پر کوئی قائم ہے نہ وہ کسو پر قائم ہے لا مصور ولا مرکب
نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ کسو کے مثال یا مشابہ ہووے نہ دو چار چیز سے وہ ملا ہے
نہ ایک چیز کا بنا ہے ولا معدود ولا محدود نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی
حد پائی جاتی ہے کہ اکی اور دوئی لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے ولا
فی جہت ولا فی مکان ولا فی زمان پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے
نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت مین ہے اللہ تعالے کو ایک طرف مقرر کرکے
سمجھانا چاہیے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا زمین پر یا اونچے نیچے پر ہے یا آگے
پیچھے کہ جس وقت طرف اور مکان اور زمان نتھا اوس وقت اوسکی ذات تھی
جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہر وہ آپ ان مین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود

جاننا چاہیے بلاجہت لَا مِثْلَ لَهٗ وَلَا شَبِیْهَ لَهٗ نہ اوسکی ذات کے مانند ہے
کوئی نہ اوسکی صفات کی مانند ہے لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ نہ اوس ضد اور ند کا کوئی
ضد ہے کہ اوسکی جنس سے ہووے جیسے آدمی کی ضد آدمی ہوتا ہے نہ ند ہی
اوسکا یعنے خلاف جنس اوسکا ہو جیسے آدمی کے مخالف جن اسطرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس ہے نہ مخالف غیر جنس ہے وَلَا مُعِیْنَ وَلَا ظَهِیْرَ نہ کوئی اوسکا
مددگار ہے نہ پشت پناہ ہے کہ کاروبار مین اوسکی مدد کرے وَلَا یَتَّحِدُ بِغَیْرِهٖ
وہ پروردگار عالم کسو سے مل نہین جاتا کہ جسم اسکا اور اوسکا ایک ہو جاوے
جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین پیٹھ جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین
آتش اس سب سے وہ تعالے منزہ ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود
اسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی
ہے جیسے روح کو بدن سے ہوتی ہے کہ نہ روح بدن مین لگی ہے جیسے آب
اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب نہ اوس سے جدا ہے
کہ اگر بالکل جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کیسے ہو مُتَّصِفٌ بِجَمِیْعِ الْکَمَالِ مُنَزَّهٌ
عَنْ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ جتنی صفتین کمال کی ہین اون سب سے
وہ موصوف ہے اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اوسکی منزہ ہے
اور پاک ہے هُوَ مَرْئِیٌّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وہ جو ان صفتون سے موصوف
ہے اور ان کمالون سے معروف ہے دکھائی دینے والا ہے مومنون کو
قیامت کے دن اعتقاد چاہیے کرنا حق سبحانہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو
دیدار نصیب فرمائیگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اوسکے بے کیف جانتے ہین ویسا ہی ون
آخر اوسکو بے کیف دیکھینگے آنکھون کو اللہ تعالی ایسی بصارت اپنی قدرت کاملہ سے دیگا کہ تحمل
دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان جمال کی ہوگی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور راحت
پیدا ہو اور کافرون پر جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے وحشت اور دہشت دل مین اثر کریگی مومنونکو مرحمت
راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور دہشت ہوگی دیدار مین حضرت باری تعالے کے فرشتے

اور عورتین سب نہر یک ہین مگر شیاطین اور جن اس دولت سے محروم رہینگے اور بہشت
بہی جنون کو نہین ہے نہایت کار انکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین
اسپر بہی بفضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہئے تو ثواب بہی دے اور بہشت بہی نصیب
کرے بعضے کہتے ہین کہ عورتین بہی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین
ہونگی اللہ تعالے فرماتا ہے حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ لیکن اصل یہ ہے کہ محققون نے
تحقیق کیا ہے کہ خیمے وہان کے ایسے نہونگے جیسے یہانکے ہوتے ہین
کہ حائل اور مانع ہووین فی الحقیقت کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی
اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ عارفہ کاملہ ہین ایسی دولت سے
محروم رہین جب یہ دیدار عام ہووے گا اور ہر کوئی اپنی جزا سزا کو پہونچ جائیگا
تو بعد داخل ہونے بہشت کے وہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف
کامل ایسے ہونگے کہ دمبدم اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح شام
بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف
پائینگے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن نہین جو کوئی کہے کہ مین نے جاگتے مین
اللہ تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ دینی چاہئے مگر خواب مین البتہ
ہوسکتا ہے جنکے دل اودہر مائل ہین اونہین یہ بات ممکن ہے چنانچہ بعضے بزرگون
سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا اور بات کی جو کوئی
اللہ تعالے کو عالم رویا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہوا اور غم اور
اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب کی آپنے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج مین اللہ
کریم کو ان آنکھون سے دیکھا اور بات کی اور اولیا اللہ کو جو دیدار ہے وہ
رویت قلب سے ہے بصر چشم نہین خَالِقُ لِجَمِيعِ الْأَشْيَاءِ عَدَدَهَا
وَمُقَدِّرُهَا یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے وہ پیدا کرنے والا ہے
ساری چیزون کا اور تدبیر کرنے والا ہے اور اندازہ مقرر کرنے والا ہے

جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی نظر مین تہا اور ہے جو کچھ کیا
سو اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسو کے زور سے اور ناچاری سے نہین کیا
اور جو کیا ہے سو خوب اور اچہا ہی کیا بدی ہر چیز کی بہ نسبت بندون کی
ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار
مقرر رکہی ہے چنانچہ جسکا رزق جتنا مقرر کیا ہے اوتنا ہی ہوویگا اجل جسکی جب
ٹہرائی ہے تب ہی آویگی طاعت اور عصیان کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا کیے ہین
جو جسکے واسطے ٹہرایا ہے اوس سے وہی ہوویگا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے
عصیان اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اوسکی رضا سے ہے کفر اور
عصیان اوسکے قضا سے ہے وَلَا یَجِبُ عَلَیْہِ شَیْءٌ اور اوس جناب
پر کوئی شئ واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا کرے یا طاعت پر
خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر عذاب ہی کرنا لایق ہے
مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا ہے کہ بدلا نیکی کا نیک دیوے اور بدی
پر چاہیے عذاب کرے چاہے نکرے وَلَا حَاكِمَ سِوَاهُ کوئی حاکم اوسکے سوا
نہین ہے جو سکے کہ یہ کام کرنیکا تہا کیون نکیا یا یہ نکرنے کا تہا کیون کیا وَلَا غَرَضَ
لِفِعْلِهٖ اوسکے کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے
نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب نیکی اور بدی بندون
کی بندون ہی کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت ہے سو وہ حکمت
بہی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بہی کچھ غرض نہین فَالْحُسْنُ
مَا حَسَّنَهُ الشَّرْعُ وَالْقَبِيحُ مَا قَبَّحَهُ الشَّرْعُ پس جب یہ بات ثابت ہوئی
تو نیک وہ چیز ہے کہ جسے شرع نے نیک کیا یعنے اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے
کہ جسے بد کیا یعنے اوس سے باز رہنا کہا نیک اور بد اوسکے پیدا کیے ہین جسے کہا کرو
اوسے کیا چاہیے اور اپنی رائے کو دخل نہ دیا چاہیے وَلِلّٰهِ مَلَائِكَةٌ ذُوْ اَجْنِحَةٍ
مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ اللہ تعالے کی مخلوقات مین فرشتے ہین

دو بار دو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ بھی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھہ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین نہ
اونہین عورت ہے نہ مرد نہ اونہین درد ہے نہ غم نہ وہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین لڑکی
اونکا جسم ہے اور نور ہی اونکا لباس ہے جیسی صورت اپنی چاہین ویسی بناوین
جہان چاہین وہان جاوین آسمان پہ ہین اور زمین پر ہین بلکہ سارے عالم ہین
ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین مِنْهُمْ جَبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاِسْرَافِيلُ
وَعِزْرَائِيلُ اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ کامون
پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پہ وحی لیجانا اونکا کام ہے
دوسرے میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے
اور تیسرے اسرافیل صور لیئے ہوئے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے ہین
وَنِعْمَ فرشتے اور ہین کہ اونہین حملۂ عرش کہتے ہین عرش عظیم اون کے
کاندہون پہ دہرا ہوا ہے شان اور عظمت اونکی قدرت حق ہے کہ جسم ایک
ایک کا اتنا بڑا ہے کہ کان کی لو سے کاندہے تلک ہر ایک کے دو سو برس
کی راہ ہے وَلِكُلٍّ مِنْهُمْ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ
اوس جگہہ سے ایک وتگل ہزار ہزار ادہر نہین ہو سکتا جسمین جتنا اللہ تعالے نے
کمال رکہا ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بہی نہین ہوتا نہ اونہین ترقی ہے
نہ شوق ہے یہ بات اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکہی ہے کہ شوق سے اور عشق ہے
کہ دمبدم ترقی کرتا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
وہ فرشتے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونہین حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے
ہین جیسے قہر الٰہی ہو وہ مہر نکرین بہلے بڑے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس
نے نافرمانی کی وہ فرشتہ نہ تہا قوم اجنہ جان مین سے تہا بداصل تہا اپنی
اصل پہ گیا عبادت بہت کی تہی سو رتبہ پایا تہا وَلَهُ كُتُبٌ اُنْزِلَ عَلٰى رُسُلِهِ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر بہیجے اوسنے بہیجین ہین ایک سو چار ہین
اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین
بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف
سے اونکے بہر پوری ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے
وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے مِنْهَا التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ
وَ الزَّبُوْرُ وَ الْفُرْقَانُ اون سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت
حضرت موسی پر آئی انجیل حضرت عیسی پر اور تری زبور داؤد پر نازل ہوئی قرآن
شریف محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین القا ہوا پہر ان چار دن
مین قرآن عظیم سب سے اعلے اور اولی ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن سبکے مطلب
سے بہرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تہا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اوسنے
اسمین زیادہ تر علوم ہین اون سب مین امتون نے تغییر تبدل کئے اور اپنی
طرف سے کچہہ کچہہ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن
شریف کو محفوظ رکہا ہے کہ خود حضرت حق سبحانہ تعالے اوسکا حافظ ہے چنانچہ
فرماتا ہے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ
جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن کو حادث
کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی اس حیثیت سے کہ کلام ربّ
ہے قدیم ہین اور بسبب کلام حق کے سب برابر ہین وَاسْمَاءٌ ہ توقیفیۃ یعنی نام اللہ
اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن
کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونہین نامون سے اللہ تعالے کو
یاد کیا چاہیے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیے نام اللہ تعالے کے
بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوے
تو ۹۹ نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ اونمین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکہی ہے
کہ جو کوئی اونہین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بہی لکہے ہوے

شرع مین نام آئے ہین مگر یہ سب سے زیادہ بسبب اس فضیلت کے مشہور ہوے
ہین اور کافرون کی زبان پر جو نام مشہور ہین اون ناموں سے یاد کرنا
چاہیے کہ خطرہ کفر کا ہے وَ هُوَ خَالِقٌ لِأَفْعَالِ الْعِبَادِ وَفِي الْكُفْرِ وَالْمَعْصِيَةِ
بِإِرَادَتِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَلَا بِرِضَاهُ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شئے کا وہی ہے
تو بندون کے فعلون کا بھی وہی خالق ہوا کفر اور معصیت بھی اوسکی پیدا کی ہوئی اور دین
اور ایمان بھی اوسکی مخلوق ٹھہرے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہے اوسکا اوس سے
جدا ہونا بے شک ہے کہ کفر اور معصیت اوسی کے ارادے سے اور
اوسی کے مقدر سے ہین جو ہوا اور جو ہوویگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے
بغیر مشیت اور خواہش اوس خالق کے کچھ ہو نہین سکتا جو اوسنے لکھا وہ امٹ
ہے جسکو بہشت کے واسطے بنایا وہ بہشتی ہے اور جسنے دوزخ کے واسطے
پیدا کیا وہ دوزخی ہے باوجود اس تقدیر اور پیدایش کے اطاعت اور ایمان
سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور
جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب جزا کا اگرچہ
یہ سب تقدیر سے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ ایک اختیار بندون کا بھی
ہے ایک ارادہ اسمین ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے ہی جیمین
ایک شخص کے ایک بات آئی اوسپر اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے
کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جیسے دل مین آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا
پس اسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا
بہت نازک ہے اسکے درپے نہوا چاہیے کہ اسکی بحث مین اکثر لوگ خراب
ہوگئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سو اللہ کی پیدایش ہے اور
اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر اور شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب
بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف ہے اور نسبت
کسب کی یعنی فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالے مالک ہے جیسا

چاہتا ہے ویسا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنے ملک مین جسطرح چاہے
اوسطرح تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین
اپنی طرف سے کوشش اچھے کامون مین کی چاہیے پہر تو جو اوسنے مقدر
کیا ہے وہی ہوگا وَاللّٰہُ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اللہ
تعالے جسے چاہتا ہے اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا ہے
جسکو وہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا
نہین باوجود اسکے گمراہی شیطان کی اور بت کیطرف نسبت رکہی ہے اور ہدایت
اللہ کی طرف اس عالم مین سبب گمراہی کا بت کو اور شیطان کو بنایا ہے
اور سبب ہدایت کا نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان چاہیے پہلے
جو ہدایت اور ضلالت کی نسبت اپنی طرف فرمائی اوسے بہی حق جاننے اور
پہر شیطان کو سبب گمراہی کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا ۔
عَذَابُ الْقَبْرِ لِلْکَافِرِ وَالْفَاسِقِ وَنَعِیْمُ اَہْلِ الطَّاعَۃِ بِمَا یَعْلَمُہُ
اللّٰہُ وَیُرِیْدُہٗ وَسُؤَالُ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ حَقٌّ کافرون فاسقون کو عذاب قبر کا
اور اہل طاعت کو عیش اور سوال منکر نکیر کا قبر مین حق ہے جب مردے کو
قبر مین رکہکر پہرتے ہین تو دو فرشتے حق تعالے کے بہجوائے ہوئے ہیبتناک
آتے ہین ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر مردے کو
اوٹھا بٹھاتے ہین پہر اوس سے سوال کرتے ہین پہلے پوچھتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے جو وہ کہے کہ رب میرا اللہ تعالے ہے کہ اوسنے تمام عالم کو پیدا کیا
ہے پہر پوچھتے ہین تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ
علیہ وسلم پہر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے لئے بائین بازو سے پہلے
ایک کہڑکی کہولتے ہین اوسمین سے گرمی اور بدبو دوزخ کی آتی ہے
پہر اوسے بند کرکے سیدہے بازو سے کہڑکی کہول دیتے ہین کہ

اوسمین جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پہر کہتے ہین اگر تو جواب موافق نہ دیتا تو وہ
تیری جگہہ تہی جب تونے جواب دیا یہ جگہہ اللہ تعالے نے تیری مقرر کی
اب سو رہ آرام سے قیامت تلک کچہہ خطرہ نہین جب حشر نشر ہو گا تب حساب
کتاب ہوگا پہر اوسکی کشادہ ہوجاتی ہے جہان تک نظر پہونچے اگر وہ بندہ عاصی
ہے تو اوسکی قبر مین بچہو اور سانپ ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک
پہونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اور اگر وہ بندہ کافر ہے
تو سوال کے وقت ہکا بکا رہ جاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے
عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بہچتی ہے کہ پسلیان ٹوٹ جاتی ہین اور
ادہر کی اودہر نکلجاتی ہین پہر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے
ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پہر اوسے زندہ کرتے
ہین پہر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسیطرح سے مارتے اور جلاتے ہین
مومنون کے جو چہوٹے چہوٹے لڑکے مرتے ہین اون پر بہی سوال ہے مگر
وہ فرشتے آپ ہی پوچہتے ہین اور آپ ہی اونہین جواب بہی سکہاتے ہین
اور مشرکون کے جو بچے چہوٹے چہوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے بعضے
کہتے ہین کہ وہ بہی ماباپ کے شریک ہین پر اونپر سوال جواب نہین اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ بے گناہ ہین اللہ تعالے بے گناہون پر عذاب نہین کرتا اور
بعضون نے یہان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم الہی پر موقوف رکہا ہے جو جانے
سو کرے انبیا سے وہان سوال نہو گا کہ یہ حال اونکی شان کے لائق نہین
روایت ہے کہ جب موتا کو قبر مین رکہتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک
شخص کی لاکر دکہاتے ہین اور اوس سے پوچہتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے
جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ وسلم کی ہے
یہ بندے ہین اللہ تعالے کے اور بہیجے ہوے ہین اوسکے مین انپر ایمان لایا ہون
ف گر تمنا ہو وہان دیدار کا تو مرئیے دن مین سو سو بار

ہووے جس جا وہ غیرت مہتاب - نہ تو ظلمت رہے وہان نہ عذاب + نعوذ باللہ
اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہاے ہین نہین جانتا یہ کون ہے تب فرشتے کہین گے
تو جہوٹہا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور رہتے سارا جہان انکو جانتا تہا
انکے ساتہ خدا کا کلام تہا اور سیکڑون معجزے تہے پہر اوسپر عذاب
ہوگا قیامت تک جنون پر بہی سوال جواب ہے مومن مومنون کی طرح کافر
کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب ہین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت رہے
ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے اوسپر بے سوال عذاب ہے
کہ اوسے حاجت سوال کی نہین منافقون کو سوال ہوگا چند شخص ہین کہ اونہین سوال نہین
ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو مر گیا جو جہاد ہین کافرون کا ناکا باندہکر
بیٹہا جو تہا استسقا سے مر گیا نجوان جو پیٹ چلکر مرا ایک ہر اچہٹا جو ہر رات
سورہ تبارک پڑہتا ہے جو کوئی زمین ہین دفن نہین ہوا اوسے برزخ
مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقۃ قبر اوسیکا نام ہے وہ ایک عالم ہے
اس عالم کے پرے ہے جیسے شیر کہا گیا یا مگر نگل گیا اوس سے وہین سوال
جواب ہوگا جو جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر ایمان لایا چاہیے اپنی عقل
کو اوسمین دخل نہ دیجیے اور اوسکی تحقیق کے پیچہے نہ پڑیے کہ نشانی ایمان کا
یہی ہے اگر اوسمین کچہہ شک ہے تو ایمان ہین خلل ہے البعث حق
بعد مرنے کے پہر اوٹہنا حق ہے جب وقت مقرر قیامت کا پہونچے گا تو
اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پہونکے یہ پہلے نشانی قیامت کی ہے اوس
صورت کے ساتہ سارے عالم مین ایک کہلبلی سی پڑجائے گی مارے وحشت
کے ہول کہا کہا کر جتنے جاندار ہین مرجائین گے زمین آسمان جہاڑ پہاڑ سب
فانی ہوجائین گے کچہہ باقی نہ رہیگا بغیر ذات پاک پروردگار کے ایک فنا کی شان
سب پر ہوجائیگی کیا حور اور قصور کیا فرشتے اور شیاطین کیا نار اور بہشت لیکن بہشت
اور دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پہر باقی ہوجاینگے فرشتے جو نگہبان بہشت کے ہین کہ اونہین خزنہ بہشت کہتے ہین
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونہین حامل عرش کہتے ہین اونپر
وہ ہول اور خوف نہوگا اونہین اللہ تعالے اس آفت سے بچاینگا جب سب پر
شان فنا کی ہوجائیگی تو اللہ تعالے فرمائیگا لمن الملک الیوم یعنے کسکے واسطے ہے
آج کے دن ملک وہ جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق ناشناس کہ دعوی
بادشاہی کا بلکہ خدائیکا کرتے تہے کسیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تہے وہ اب
کہان ہین پہر آپ ہی فرمائیگا للہ الواحد القہار یعنے وہ ملک اور سلطانی واسطے
واحد حقیقی کے ہے کہ اللہ ہے اور قہار ہے چالیس برس تک اسیطرح سے
ظہور وحدہ صرف کا رہیگا بعد چالیس برس کے دوسری بار صور پہونکنے کا حکم ہوگا
تو سارے جانذار کیا چہوٹے اور کیا بڑے زندہ ہوینگے ایک مینہ آسمان سے
برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی اور جانور زمین مین سے نکلین گے جیسے
برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑہ کی جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالے نے
گلنے سے بچا رکہا ہے ایک جزو اوسکا باقی رہجاتا ہے وہی آدمی کا تخم
ہے جن اور انس چیونٹی مکہی سب زندہ ہوجائینگے جسنے جسپر ظلم کیا ہے اوسکا
اوسے اللہ تعالے بدلا دلوائیگا یہان تک کہ اگر منڈی بکری نے سینگ والی
کو مارا ہے تو وہ سینگ والی اوسے ماریگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو
مارا ہوگا اوسکا بہی بدلا کیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی عادل
کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہولیویگا تب حیوان سارے فنا ہوجائینگے
سوا وہ جو نام سے اللہ تعالے کے ذبح ہوے ہین وہ بہشت کے خاک
ہوینگے اور دوسرے بس یون ہین فانی ہوجائینگے و الوزن یومئذ الحق تلنا نیکی اور
بدی کا بندونکی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کہڑی کرینگے نیکیون کا پلڑا
عرش کے سیدہے بازو کو ہوگا اور بدیونکا اوسکے بائین وہان کی ترازو یہان کی
ترازو کے بالعکس ہوے گی کہ جو پلڑا بہاری ہوگا وہ اونچا ہوگا جو ہلکا ہوگا وہ

وہ بچا ہوگا اللہ تعالے قادر ہے چاہے تو کافرون کو عملون سکے تولے اور چاہے تو
اعمالون سکے جسم بنا کر ترازو مین رکھے جب پلڑا نیکی کا جہوکیگا تو یہ شخص
دل مین بہت ہی نا امید ہوگا کہ سب نیکیان کم ہوئین اور بدیان زیادہ
کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جیسے چاہینگا اپنے فضل سے کہیگا کہ
ایک نیکی اس شخص کی اور باقی ہے آج کا دن ظلم کا نہین ہے وہ نیکی بہی اسکی ترازو مین
رکہو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید کو جو اس شخص نے پڑہا ہے اور اوسی
پر موا ہے لکہکر ترازو مین ڈالینگے تب اوسکے بوجہہ سے نیکی کا پلڑا اونچا ہوجائیگا
اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل مین خوش ہوگا کہ بخشا گیا و الکتاب حق یعنی اعمال
نامہ بہی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہین اور جو جو باتین کہتے ہین وہ سب
دو فرشتے اللہ تعالے کی طرف سے مقرر ہین کہ لکہتے ہین کراما کاتبین اونکا نام
ہے سیدہے بازو والا نیکیان لکہتا ہے اور اولٹے بازو والا بدیان جمع
کرتا ہے جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید یہ
توبہ کرے تین ساعت تک انتظام کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہین لکہتا اگر توبہ نہ کی
تو وہ اوس بدی کو اعمال نامہ مین لکہہ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کیساتہہ
لکہہ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے دن اوسے
حاضر کرینگے اور ہر ایک کے ہاتہہ مین دینگے اوسکی ایک طرف بدیان ہونگی
اور ایک طرف نیکیان کافرون کو اعمال نامے اسطرح دینگے کہ سینہ چیر کے
پیٹھہ کی طرف اولٹا ہاتہہ نکالکے اوسمین دینگے اور مومنون کے سیدہے ہاتہہ مین
دینگے اگر فضل الہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیون والی ہے وہ خلق کی طرف کہینگے
تا لوگ جانین کہ یہ شخص نیک تہا بدیون کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہوگا
تب اللہ تعالے فرمائیگا کہ جیسا مین نے دنیا مین تیرا پردہ رکہا تہا ویسا ہی یہان
بہی رسوا نہین کرتا اپنے کرم سے مین نے بخشا اگر نعوذ باللہ اسکا اولٹا ہوا تو خلق
مین بہی رسوائی ہوگی اور گنہگار ایسی مشکل پڑا و الحساب حق یعنی حساب بہی حق ہے

یہ کتاب اعمالون کی حساب کی واسطے بنی ہے حساب ہر چیز کا ہو گا مثلاً پوچھینگے کہ
روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی وَالسُّؤالُ حَقٌّ سوال اللہ تعالی
کا بندون سے حق ہے خدا پروردگار ہر ایک سے بنفسہ پوچھیگا کہ نعمتین جو
تمکو دین تہین وہ تمنے فلانی فلانی جگہہ خرچ کین ہین تم سے وہ حساب کریگا اور
بدلا وہ کیا جو تمنے تمہین عبادت کا حکم کیا تمنے نافرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھینگے
کہ وحی انبیاؤن کو کیونکر پہونچائی پہر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے جو جبرئیل
کو علم ہمارے دیا اوسکا شاہد کون ہے وہ کہےگی اسرافیل پہر بلاوین پہر اسرافیل
کو بلایا جائیگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہونگے پہر پیغمبرون
سے پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے
ہر ایک بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوالجلال کے ترسان
اور لرزان ہونگے کسیکو مجال دم مارنے کا نہو گا جب عبادت کا سوال
شروع ہو گا تو پہلے نماز کا احوال پوچھینگے کہ کیون نہ پڑہی اور اگر پڑہی تو احکام
ارکان کیون نہ ادا کئے جب نوبت معاملات کی پہونچیگی تو پہلے خون کا مقدمہ
رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم احسان اور کرم سب پوچھا جائیگا ظالمون کی نیکیان
سارے ستم رسیدون کو دیجائینگی جب اوسکے بہی فیصلہ ہوگا تب مظلومون کی برائیان
اوسکے سر رکہینگے بالغرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اوسسے ستم نہوئے ہون کا ثوا سے
بموجب وعدہ وعیدار کو اپنے راضی کرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے
حقدار جمع ہونگے کوئی کہیگا کہ خداوندا اسنے مجھے پیٹا تہا کوئی کہیگا کہ میرا مال
چہین لیا تہا کوئی کہیگا میرے سر مین یا میرے منہ مین طمانچہ مارا تہا کوئی کہیگا مجہپر
بہتان لیا تہا کوئی کہیگا میری غیبت کی تہی مگر جز و کل معاملہ سب رجوع ہوگا کوئی چیز باقی
نرہیگی ہائے افسوس ایسا دن باہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا نہین
بجز جنگ سے اور جدال سے ہر طرح کا جہگڑا ہے اور ملال ہے دن تو طلب
مین اور ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین یا فکر فردا مین باقی ہے جسکو

دیکھو وہ یون مغرور ہے کہ جو مین سمجھتا ہون وہ کوئی جانتا نہین ہے برابر کوئی مخلوق ہم اپنا
نہین جانتی غفلت اور سرکشی زیادہ اوتنا دعوی عقلمندی کا زیادہ یہان تو یہ حسنت اور
غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ بھی نہین آتا کہ کوئی پوچھنے والا
ہے یہ جانتے ہین کہ اسیطرح مطلق العنان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری کرے
تو توسب آسان ہے ورنہ حیف ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور بندون کو راضی کرے تو کیا کریگا کہ جنت
سجا آراستہ کرکے اونہین دکھاوے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکو خرید
لیگا خداوندا ایسا کون شخص ہوگا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی کہ اسکا اقتدار
ہو اسے خریدے تب حق عز وعلے فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے ہاتھ ہے جو تو
ہے تو تجھے ملے پھر وہ عرض کریگا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے بدلے
مین یہ مکان ہاتھ آوے تب اللہ تعالے فرمائیگا یہ جو حق تیرا تیرے بھائی مسلمان پر ہے
اگر تو اس سے درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت مین
چلے جاوینگے اوسکے فضل کے امیدوار رہا چاہیئے اور عدل سے ڈرا چاہیئے منقول
ہے حضرت حق سبحانہ تعالے اپنے شفاف سے سوال کریگا کہ کوئی اوسکی احوال
واقف نہوگا روبرو اپنے بولائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
دنیا مین تیرے عیب ڈھانپے تھے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون سو یہ
فضل اوسکا رہے اپنا کام ÷ لیک ڈر اوسکے عدل سے مدام و از انجملہ
حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے
رستے برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی
بو اسکی بو ہے جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پیئے گا کبھی پیاس نہ لگے گی آبخورے اوسکے پاس نقرہ کے
اتنے بیشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکے حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابوبکر کا دشمن ہو آوے گا

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا والصراط حق پل ہے پیٹھہ پر دوزخ کے اللہ تعالے
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع سبھی اور
عاصی گناہ اور گدا سبکو اوسپر گذرنا ضرور ہے کوئی تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائیگا
کوئی ہوا کے مانند پار ہوجائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا جاتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا لڑکھڑاتا کوئی گھسیٹتا ہوا گذریگا پانون جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان ہمیشہ راہ راست پر دین کے ثابت قدم ہے وہ وہان بھی مضبوط رہیگا اور جسے
یہان لغزش ہے اوسکے وہان بھی لغزش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہان
گذرنا ضرور ہے مگر وہ گذار کسطرح ہوگا ہے جیسے کسی خطرناک جگہہ پر سردار آپ کھڑے
ہوجاتے ہین تا ادنی و اعلی قوی ضعیف سب کی مددگاری کرکے بسلامت گذار دین
اوسیطرح آپ وہان بخشش کو اور اوس پل پر ہر سرور کو دیکھتے جائینگے اور وہ راہ سخت
قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس شفقت عظمی کی آگے ناچیز ہو جاوے
اور وہ آفت کراہت ہوجاوے دوزخ کہیگا جز یا مومن آن نورک اطفا لھبی یعنے
گذر جا جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجھائے دیتا ہے والشفاعۃ
حق قیامت کے روز اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنی سفارش ہونا حق ہے
پہلے سب سے شفاعت کبرا ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیاء والمرسلین محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پہر بعد اوسکے جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائیگا انبیا اور اولیا زاہد اور عابد عالم بلکہ اور عالم اپنے اپنے [illegible]
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبرا کا وہی ہے جب قبرون
سے سب اوٹھینگے تو ننگے اور بھوکے پیاسے تباہ حال ہونگے اپنے اپنے گناہون کی
ندامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح پگھل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو مشغول نہوگا اپنی اپنی سب کو پڑی ہوگی سب کو دہشت اور
خوف خدا کا غالب ہوگا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کی نظر ہوگی ادہر دوزخ ایکطرف
دہکتا ہوگا جنت ایکطرف کو مہکتا ہوگا رحمت کی امید ہوگی عدل کا ڈر ہوگا نہ دوست

کسی دوستی ہرگی نہ دشمن کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے جب بہت مدت
اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسیکی داد کو پہونچیگا
تب سب چاہینگے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈہونڈہیے تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام
کے پاس سب ملکر جائینگے اور کہینگے ہم بالکل ہراس ہوکر تمہارے پاس آئے ہین
تم ہم سبکے باپ ہو تمہین اللہ تعالے نے اپنا خلیفہ کیا اور اپنی روح تم مین پہونکی اور
سب فرشتون سے تمہین سجدہ کروایا سب چیزکا تمکو نام بتلایا اب بہت عاجز ہین الہٰ
تمہارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری سفارش کرو کہ اس بلا سے ہمین نجات
ہووے وہ کہینگے مین نے اللہ تعالے کی نا فرمانی کی ہے کہ گیہون کہانے کو مجہے
منع کیا تہا مین نے کہایا اوسکی شرم سے میرا منہہ نہین ہے کہ مین جناب الٰہی مین کچہہ عرض
کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائینگے اور
اپنا احوال سنائینگے وہ کہینگے کہ مین نے اپنی امت پر بد دعا کی ہے اور کہین
اپنے بیٹے کے واسطے نا واجب سوال کیا ہے اب تک مجہے شرم آتی ہے کہ کچہہ جناب
کبریائی مین عرض کرون تم ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جائینگے
وہ بہی ایسا ہی عذر کرینگے اور حضرت موسی کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسی کے پاس
بہیجینگے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم مارنیکی
اوسوقت نہوگی تب سب مایوس ہونگے پہر سب متفق ہوکر جناب فخر انبیا و سید الاتقیا
سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم و آدم محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہونگے اور اپنا عرض احوال کرینگے اور کہینگے آپکو اللہ
سبحانہ تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپکا نام جاری کیا اور
گناہ اگلے پچہلے سب بخش دیئے اب ہمین اس سے زیادہ تاب و طاقت نہین کوئی
ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے
درد سے خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب آپ سنکر فرمائینگے
کہ ہان یہ میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احمد برگزیدہ

حضرت صمدیت زیر عرش یا روبرو حضرت اقدس کے جا کر کہڑے ہونگے وہ مقام محمود جو
قرآن شریف مین اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب
کبریائی مین سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے تب ارشاد ہوگا کہ اے حبیب میرے اے
بندہ خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کرکہ وقت قبولیت کا ہے
تو سر سجدہ سے اوٹھاوینگے اور اللہ تعالے کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اوس وقت تعلیم ہوگی
بعد ثنا اور تعریف کردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کے گناہگار
بخشے جاوینگے پہر دوسرا سجدہ کرینگے پہر حکم ہوگا کہ اے حبیب اوٹھا سر اور
عرض کر جو چاہے دوسرے قسم کے گناہ گار بخشے جاوینگے پہر تیسرا سجدہ کرکے
تیسری قسم کی بخشش ہوگی تا وہ باقی رہ جاوینگے جو بالکل کفر کے حال پر مرے ہین
اور اونکو حکم دوزخ کا ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے بیان سے معلوم ہوا کہ کسیکو
دوسرے کی منت اور شنوائی باقی نرہے گی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوس روز معلوم ہوگی حضرت حق سبحانہ تعالے فرمائیگا کہ اے دوست میرے
اے حبیب میرے اے بندہ خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہین
اور مین تیری رضا چاہتا ہون عرض کر جو چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جب تک ایک ایک شخص کی بخشش نہوگی مین راضی نہین ہونیکا کوہ روز
روز محمدی ہے اور وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہین اور سب طفیلی ہین جب
مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بہی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونون کا پاس رہتا ہے
سب کو چاہیے کہ دل وجان سے محمد کا ہو پیرو ہوجاوے اور سب اوسکا دل مین اگر محبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بس وہی شفاعت ہے اور وہی رحمت ہے کئی
شخص ہین کہ اونکے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جسنے قبر شریف کی زیارت
کی ہے دوسرے جو درود کے پڑہنے کا ہمیشہ ورد رکہتے ہین تیسرے جو مدینہ
شریف کے رہنے والے ہین پہر اونکے سواے جسکو جیسی نسبت ہے والجنۃ حق
والنار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقین ہے اور حق ہے یہ دونون مکان

اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے بنائے ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالائے
آسمان ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون
کے واسطے حور اور قصور نہرین اور درخت میوہ دار اور طرح طرح کی نعمتین اور انواع
انواع کے بخشش وہان پیدا کئے ہین کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وہان ایسا ایسا ہے
کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا بلکہ کسی بشر کے دل پر بہی خطرہ نہین گذرا جو
یہان سے باایمان گیا ہے اوسے آخر کار بعد جزا سزا کے یا بغیر سزا کے محض بفضل
الہی ہے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے آگ ہے اور طوق
اور بیڑیان ہین طرح طرح کی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہ اللہ تعالے کسیکو
نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اوس آگ کے ستر درجے ٹھنڈی ہے جو
کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے وہان دکھکر پہر داخل بہشت کرینگے
اور جو کافر ہے اوسے ہمیشہ ابدالآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ منہا اللھم
انا نسئلک الجنۃ وما فیہا ونعوذ بک من النار ایکبار جو اون پرشان فنا کی ہوکر باقی ہونگے
پہر اونہین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور دوزخی مدام دوزخ مین
وہان موت کو موت ہے ایمان سب باتون پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث
سے ثابت ہے وکل ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اشراط الساعۃ واحوال الآخرۃ حق جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور سمجہا اور جن کے
خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہہ اوسکا ہونا ہی چاہیے ایکبات اونکی
سی ہی جو پیغمبر نے کہی ہے اوسے سچ جانا چاہیے اور بلو سیر ایمان لائے جو کوئی
ذرا سی بھی بات کو جہوٹا جانے گا وہ کافر ہوگا الایمان تصدیق بالقلب
واقرار باللسان ایمان سچا نا ہے دل سے اور اقرار کرنا ہے زبان سے دل سے
خدا تعالے کو وحدہ لاشریک سمجہین ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین
اور پیغمبر کو بہیجا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچا ہر بات مین جانئے جو جو احوال قبر کا

اور بہشت اور دوزخ اور قبر وغیرہ امورات دینی فرماے ہین اوسکو حق جاننے جو کوئی
ایک ذراسی بھی بات کو پیغمبر کی جہوٹ جانے گا وہ کافر ہو گا اور ان باتون کا زبان سے بھی
اقرار کرین کہ ظاہر حکم مسلمانی سکے جاری ہو وین اصل ایمان تو دل کی حالت کا نام ہے
کہ سب باتین اسی دل مین ہماجا وین کہ کسیطرح شبہہ نرہے اور اسی پر اللہ تعالے
سے دعا کرین کہ خاتمہ ہو دے آخر دم تلک یہ بات ساتھہ ہو اگر تمام عمر اس پر رہا
اور نعوذ باللہ دم آخر دل مین یہ بات نرہی کافر ہوا بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو کہ زبان سے اقرار نکرسکتا ہو اوسے فقط تصدیق قلب ہی
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہین کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہے
کہ اقرار کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے
کلمہ کفر کا کہے مگر دل مین سچے اس بات پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان
لایا اور ہنوز زبان سے قرار نہ کرنے پایا کہ موت آپہونچی یا زبان بند تہی بول
نہ سکا ان سب صورتون مین فقط تصدیق دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور
ایک ماننا ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کرلیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سما جاوے
جیسے پانی مین رنگ ہو اور نصاریٰ سب جانتے تھے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین
حشبہ پڑہی تہی لیکن مانتے نہ تہے افعال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان
مین داخل نہین ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کرے گا تو ایمان
کامل اور پورا ہو گا اگر نکریگا تو ایمان ناقص ہے مثلاً ایمان کو ایک درخت سمجھے اور
اور نیک عمل اوسکے برگ اور ثمر جانئے جب پہل پہول نہو تو اوس درخت سے
کیا فائدہ مگر پہر بھی درخت نیا ہی اوسمین جو کوئی اوسے سنبہالے جائیگا البتہ وہ
باقی رہیگا اور اگر اوسکی کچہہ پروا نکرے گا تو وہ خشک ہو کر ضائع ہو جائیگا اصل سے
ہی جب جاتا رہیگا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہی ہوئی وَهُوَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ یہ تصدیق قلب اصل ایمان
ہے اور وہ ایک ہی ہے اعمال کو اوسمین داخل نہین ہے اَلْاِیْمَانُ

والاسلام واحدٌ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن ظاہرین
ایمان تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجالانے
کو کہتے ہین لَا ینبغی اَنْ تقول انا مومن ان شاء اللہ تعالے علماؤن مین اختلاف
ہے کہ انا مومن ان شاء اللہ تعالے کہا چاہیے یا نہین یعنے ہم مومن ہین انشاء اللہ
یعنے اگر چاہا ہے اللہ تعالے نے عالم مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہین اور
عالم مذہب شافعیہ کے جائز کہتے ہین مگر اصل یہ ہے کہ اگر سبب شک کے
کہے تب تو جائز نہین ہے اور اگر تبرکاً بنام الٰہی تعالے کے کہین یا احوال خاتمہ
معلوم نہین کہ کیسا ہوگا اس سبب سے کہین تو روا ہے ایمان الباس
غیر مقبول ایمان یاس کا قبول نہین ہے یاس کہتے ہین شدت اور عذاب الٰہی کو
جسوقت نزع ہوتی ہے تو احوال غیب کا ظاہر ہو جاتا ہے بہشت اور دوزخ سب
کھلجاتا ہے اوس وقت کا ایمان قبول نہین ہے کہ غیب پر ایمان چاہیے اب
غیب نرہا پیغام کا اللہ تعالے کے اور رسالت نبی کا کچھ کام نہ رہا ایمان
اختیاری نہوا بلکہ ایمان اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے دن بھی کافر کہینگے
کہ ہمین دنیا مین بھیجین تو ہم جاکر نیک کام کرین اور مسلمان ہووین اس ایمان کا
اونکو کیا فائدہ اور اوس وقت کے توبہ مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک توبہ
نزع کی قبول ہے بعضون کے نزدیک بے فائدہ ہے وَالکبیرۃ لَا تُخرج
المومن من الایمان گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہین نکالتا خارجی کہتے
ہین کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہو جاتا ہے شرع شریف مین مومن دو قسم پر
منحصر ہوے ہین ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنے فرمانبردار اور گنہگار اور گناہ
کی بھی دو قسمین ہین ایک صغیرہ ایک کبیرہ جسپر شرع مین حد آئی ہے اور ڈرایا ہے
اوسے کبیرہ کہتے ہین اوسکے سوا سے جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر چھوٹی کو ہلکا
اور یاد اوسکی کچھ پروا نرکھے تو وہ بھی کبیرہ ہو جاتا ہے مومن ہرچند گناہ کرے ایمان
اوسکا جاتے نہین جاتا ایک چوری خون ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کہانا

ماباپ کو ایذا دینا اپنے سے دوگنے کافرون سے بہاگنا جو جو حرم مین منع ہے سوکرنا
جانداروں کو آگ مین جلانا بیاز کہانا شراب پینا سور کا گوشت کہانا گواہی جہوٹی
بہرنا رستہ لوٹنا روزہ کہانا جہوٹی قسم کہانا بے عذر شاہدی نہ پہونچانا
نماز اور زکواۃ چہوڑ دینا نماز بے وقت پڑہنا خویشون سے خویشی کاٹنا
مسلمانون سے لڑائی کرنا اصحابون کو گالیان دینا مال رشوت سے حاصل کرنا
امر معروف اور نہی منکر کو بشرط مقدور چہوڑ دینا خدا تعالے کی بخشش سے
نا امیدی اور اوسکے عذاب سے بے پروائی مرد اور عورتون کے بیچ مین
لڑائی لگانا کہ جدائی ہوجاوے قرآن یاد کرکے بہولجانا عورتون پر شوہرون کا
ظلم کرنا عورتون کے شوہرونکا خلاف چلنا حافظون کو اور عالمون کو ذلت دینا
اونکی حقارت کرنا عورتین جو عصمت والیان ہین اونہین گالیان زناکی دینا یہ
سب گناہ کبیرہ ہین اس سے مسلمانون کو بچنا چاہیئے کہ سبب عذاب کا ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل پر
سیاہ نقطہ پڑتا ہے پہر جو وہ ویسے ہی مین توبہ کرتا ہے تو وہ صاف
ہوجاتا ہے اگر اوسنے توبہ نکی تو وہ نقطہ ویسا ہی رہ جاتا ہے اور پہیلنے
لگتا ہے یہان تک کہ سارے دل کو گہیر لیتا ہے جب ایسے متصل گناہ ہوتے
جاتے ہین ایک پر ایک نقطہ کالا پڑتا جاتا ہے ظلمات پیہم جمع ہوکر دل
سارا گہیر لیتی ہے دل مین بالکل اندہیرا ہوجاتا ہے جہان دل کی روشنی گئی
نیک خطرہ آنیکا رستہ بند ہوا کوئی اچہی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دلمین جگہہ
نہین کرتی خوف خدا کا دل سے اوٹہہ جاتا ہے نور ایمان کا بجہنے لگتا ہے
کفر نزدیک ہونے لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ مین پڑتا ہے پہر اوسکے بعد
مکروہ کیطرف آتا ہے پہر آگے حرام ہے یہان تک تو حد ایمان کی ہے آگے
کفر ہے جب تک حلال پر کفایت کرین تب تک سب سے محفوظ رہین
ایمان سلامت رہے اَہلُ الکبائِرِ مِنَ المُؤمِنِین لَا یُخَلَّدُونَ فِی النَّار

اِنْ مَاتُوْ بِغَیْرِ تَوْبَۃٍ کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مرا ہے تو وہ دوزخ مین ہمیشہ
نہ رہیگا اگر اللہ تعالے چاہے تو اوسے یونہین معاف کردے اگر چاہے کچھ
دنون موافق گناہون کے دوزخ مین رکھکے صاف کرکے پھر جنت مین داخل
کرے جسکے دل مین ایک ذرہ بھی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ تحقیق اللہ تعالے شرک کو
تو نہین بخشے گا اوسکے سوا سب کو بخشی گا پھر چاہے سب بے سزا بخشے چاہے سزا
دیکے ڈر اوسکے عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے وَیَجُوْزُ الْعِقَابُ
عَلَی الصَّغِیْرَۃِ صغیرہ پر یعنے چھوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالے
مختار ہے کہ بڑے پر عذاب نکرے ویسے ہی مختار ہے اگر چاہے تو چھوٹے ہی پر
عذاب کرے آدمی کو چاہئے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے گناہ کی خوردی کو نہ
دیکھے اللہ تعالے کی بزرگی کو دیکھے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَ رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
مُبَیِّنِیْنَ لِلنَّاسِ مَا یَحْتَاجُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
اللہ تعالے نے رسول اپنے بندون پر بھیجے اونکی جنس سے یعنے بشر طرف بشر کی
وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمانبردارون کو اور ڈرانے والے گناہگارون
کو ظاہر کرنے والے اون چیزون کے کہ جن جن کے یہ محتاج ہین دنیا مین اور آخرت
مین جو جو ضرور تہا وہ سب اللہ تعالے نے اونہین الہام اور وحی کی اونہون نے
ہمین تعلیم کیا اور سکہایا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بھلا برا سب
اونکے سبب سے معلوم ہوا جب اون نبیون نے دعوت کی اللہ تعالے نے
اونہین معجزون سے مدد فرمائی تاکہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہین جو عادت
کے خلاف ہو جیسے حیوانون کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا
اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُہُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
جمیع الانبیاء کے پہلے سب سے آدم صفی علیہ السلام نبی ہین اور آخر سبکے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نرہی اب جو کوئی دعوی
کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے وَ اَوْلَی اَلَّا نُعَیِّنَ عَدَدَہُمْ
بہتر وہ ہے کہ انبیاؤن کے عدد مقرر نکرین یون نہ کہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہین بلکہ یون کہین کہ جتنے اللہ کے رسول ہین اون سب پر مین ایمان لایا ہون ایک
لاکھ اور کئی ہزار ہین بعضونکا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضون کا نہین
کیا ایک سکندر اور لقمان کی نبوت مین اختلاف ہے ولایت دونون کی مقرر ہے
اور عورت کوئی نبی نہین ہوئی کُلُّہُمْ کَانُوْا مُبَلِّغِیْنَ صَادِقِیْنَ
مَعْصُوْمِیْنَ عَنِ التَّغْیِیْرِ مَعْزُوْلِیْنَ اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے
جو اونہون نے بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھ بنا کر نہین
کہتے تھے جو حکم تھا خدا تعالے کا وہ اونہون نے حکم کیا اور جو منع کیا
ہوا تھا وہان سے وہ منع کیا سب گناہون سے وہ پاک ہین نہ صغیرہ اون سے
ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے فرمان کو بھول نہین جاتے نہ اوسمین کم کرتے
ہین نہ زیادہ کرتے ہین اونکا جو مرتبہ ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف
نہین ہوتا موت کے بعد بھی نبوت اونکی بحال رہتی ہے اپنے مزار مین
سب زندہ ہین اور رون کی طرح مردہ نہین ہین اسی جسم سے موجود ہین موت
اونکے حق مین انتقال مکان ہے اور بس خاتمہ کا اونکو کچھ خطر نہین ہے
وہ سب طاہر اور مطہر تھے کس طرح کے امر بدی اونکی طرف نسبت
نہ کیا چاہیے

اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

افضل سب آدمیون سے پیغمبر ہین پھر اون پیغمبرون مین افضل محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم ہین ابیات احمد مجتبے دلیل سبل + افضل الانبیاء
ختم رسل + جو نہوتا جہان مین اوسکا ظہور + تو نہوتے جہان مین حور و قصور
کچھ زمین و زمان سے تھا نہ نشان + تھے محمد جب ہی رسول
زمان + نور سے حق کے نور ہے اوسکا + جملہ عالم ظہور ہے اوسکا +

علم و اخلاق و معجزے جو جو اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو سب سے باون
تالک سر اسر ناز + حرکت اور سکنت اوسکی سب اعجاز + اوسکی ٹھوکر ہوا اوپر
اسپ کا سر + ناز و انداز اوسکے دیکھو پھر + اور اگر اوسکے در پہ مرجاوے
فخر اہل جہان پہ کر جاوے + کاش ہو جاے اوس گلی مین خاک + پھر حساب و
کتاب سے ہے پاک + ہے یہ مدت سے آرزو دل کی + خاک طیبہ مین ہووے
خاک ملی + هُوَ مَبْعُوثٌ اِلَى كَافَّةِ الْخَلْقِ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملایک اور شیطان کیا درخت اور سنگ
کیا زمین اور آسمان جو جو شئے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ عزشانہ کے اور ساری خلق
اونکی مطیع ہے شَرِيْعَتُهُ الْمُكْمَلُ الشَّرَائِعِ وَ دِيْنُهُ نَاسِخُ الْاَدْيَانِ
حب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بھی اوسکی سب
شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینونکا قطع کرنے والا ہے
جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے
اُمَّتُهٗ خَيْرُ الْاُمَمِ امت اونکی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس
امت مین ہے وہ اگلی امتون مین نہ تھا ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیاء
بنی اسرائیل کے موافق کرامات اوسکی ظاہر ہوئین اور تا قیامت باقی رہیگا
وَ مِعْرَاجُهٗ فِي الْيَقْظَةِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ معراج اونکی
جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پھر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان آزمایش
ہے ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس بات کو نہین چاہتی بیان معراج کا یون ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی جو حضرت کی پہوپی تہین اونکے گہر مین تشریف
رکہتے تھے رات کا وقت تہا خلق سب سوتی تہی جبرئیل امین جو فرشتے وحی کے
ہین وہ آئے اور براق سواری کے واسطے لائے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا
کہ سماوات پر بلایا ہے سارے ملائک مقرب بہشت و دوزخ بہرناہ سب حضرت

کی قدم بوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم الہی کے اوسی اپنے بدن سے گرد
وہ ہماری جالون سے پاک تھا اوس سواری پر سوار ہوے جبرئیل امین ہمراہ
رکاب مسجد اقصے مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے مین تشریف لیگئے وہان
سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیہ
بجالا کے آپکو امام کیا اور سب مقتدی ہوے ایک دوگانہ ادا فرمایا
اور اوسی سواری پر سوار ہوے ساتون آسمان کی سیر کی جو جو عجائبات اللہ تعالے
کے تہے اونہین دیکھے اہل آسمان شادان اور فرحان ہوے ہر ایک
استقبال بجالایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت
کا جہوکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے اوپر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان
رہگئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل بشر کی حد ہے اوسکے پرے
کسیکو گذر نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ تم مجہے اکیلا چہوڑ کر کیون رہے جاتے ہو
اونہون نے عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے
آپہی کو عطا کیا ہے میرا مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک انگل بہی
آگے بڑہون تو تجلی سے قہر کے میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم
غیب سے آواز آتی تہی کہ اے حبیب میرے اے دوست میرے اے
بندۂ خاص میرے آگے آ اور آگے آ اور آگے آ مین نے اپنا عرش
عظیم تیرا فرش کیا ہے موسے کو جب وادی ایمن مین بولایا تو حکم کیا کہ نعلین نکال ڈال
اور یہان تجہے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا فخر ہے الغرض مکان سے گذر کے
لامکان کو پہونچے انہین آنکہون سے حضرت حق کو دیکہا اور بات کی بیت انہین آنکہون سے
روئے حق دیکہا + سب خدائیکا کہل گیا لیکہا + ہو گئے غرق کبریائی کے + سے مین
قربان اس خدائی کے + دوست پر دوست جب نثار ہوا + دل شیدا کو تب
قرار ہوا + جو کہ ہجران کے غم اوٹہا وے گا + وہ مزے وصل کی اوڑا ویگا

رب کا بے پردہ وہان کلام سنتا + بن میان جی کے وہان پیام سنتا + یہ ملاحق
سے تحفہ دم ساز + کہ پڑہین رات دن مین پانچ نماز + دیکہہ کے نکلے سے
جب آئے + خواب کے کپڑے گرم سب پائے + سے نکلے اسمین جو کوئی شک لاوے
مومنون مین جگہ وہ کب پاوے + وَاَصْحَابُہٗ خَیْرُ الْاُمَمِ صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کی ساری امت سے بہتر ہین جسنے اسلام کے حال مین آپ کو دیکہا اور کچہہ
تہوڑا اسا بہی مجلس مین آپکے بیٹہا اوسے اصحابی کہتے ہین وہ شخص ساری
امت سے افضل ہے اور بہتر ہے جو جو زیادہ صحبت مین رہے ہین وہ خاص ہین
جسکو جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی فضیلت زیادہ کی سے
غوث ہو یا قطب ہو اصحابون کی فضیلت کو گو نہ پہونچے گا صحابہ کا ثواب پیغمبر
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کون سی دولت اور کرامت
اونکی دیدار سے زیادہ ہوگی کسطرحکا سعادت اور بزرگی دیدار کو اور صحبت کو جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہین پہونچتی پہر اون سب صحابیون مین چار یار باوقار ذی اقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہین
اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہین پہونچتا دو اون مین حضرت کے سسری ہین دو وا
ہین حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سسر ہین حضرت عثمان اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما اماد ہین یہ چارون حضرت کے وزیر تہے اکثر مہمات دین کی
اون سے مصلحت کی جاتی تہین اور سب طرح کے کام مین آپکی شریک اور جان نثار
تہے کیونکہ انہون نے اپنی جان اور مال سے دریغ نہتا جس چیز کا جو
حکم ہوتا ہرگز چون وچرا نہ کرتے کمر خدمت کی مضبوط باندہے تہے اور سر بندگی
کا آستانے پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دہر دیا تہا جو آپ کی رضا تہی
وہ ہی اونکی رضا تہی جسمین آپ کی خوشی تہی وہ ہی اونکی خوشی تہی اپنے نفس کی
خواہش بالکل موقوف کر دی تہی اَفْضَلُہُمْ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْخِلَافَۃِ
وَالْمُرَادُ بِالْفَضِیْلَۃِ اَکْثَرِیَّۃُ الثَّوَابِ پہر چارون مین فضیلت
بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہے اہل سنت جماعت کا

یہ ہی اعتقاد ہے و بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیون کے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین کہ وہ پہلے خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ دوسرے خلیفہ ہین وہ اونکے بعد افضل ہین ان دونون صاحبون کی افضلیت جو اونکے
ہین تو اسطرح سبکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہین او
بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہین ان دونون مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین حضرت عثمان حضرت علی پر افضل ہین بعضے کہتے ہین حضرت علی حضرت عثمان
پر افضل ہین اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونون صاحب برابر ہین یہ سب اپنے اپنے حق پر ہین کوئی
انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنے والا نہ تھا حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حسنین کے
باپ نفس رسول کے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا ہے کہ خون تیرا خون میرا ہے
اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص عالیشان اونکے
ساتھ رہتا اور ہر امر مین شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کسکے آگے سر جھکا دیگا
رافضی کی عقل کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہے کہ کہتا ہے
تقیہ سے اور ڈر سے اون لوگون کا ساتھ کیا اور خلافت کا دعوی نکیا اپنا حق اونکو
دے دیا بھلا انصاف کرو جو اپنا حق ڈر کے مارے اورونکو دے دے وہ شیر حق
کیونکر کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بھلا کس سے ڈرے
اگر خلافت غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا منظور ہوتا تو کوئی ہرگز مقابلہ نہ
کر سکتا رافضی کی یہان عقل باطل ہوگئی وہ حکمت سے اللہ تعالے کے غافل ہے
نہین جانتا کہ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اسیطرح
جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجماع امت سے
ثابت ہوئی ہے جب سارے اصحابون نے جمع ہوکر بیعت کی تب خلیفون نے
خلافت کی اجماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع نہو گی افضلیت ہے

یہان مراد اللہ تعالے کے پاس ثواب ہے اونہون نے جو دین مین جد و کد زیادہ
کی ہے اونکا ثواب بہی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پہر آگے یہ اللہ تعالے
کریم ہے اور مالک ہے اوس پہ کوئی چیز واجب نہین ہے چاہے تو بڑی چیز کو چھوٹی
کرے اور اوسکا ثواب کم کرے اور چاہے تو چھوٹی چیز کو بڑا کر دے اور اوسکا
ثواب زیادہ کرے اَلْبَاقِی مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ باقی عشرہ مبشرہ مین جو چہہ ہین
وہ انکے بعد افضل ہین عشرہ مبشرہ اونہین کہتے ہین کہ دس اصحابون کو آپنے
بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین پہلے اونمین سے چار کا بیان
ہوا باقی چہہ ہے نام اونکا ابو عبیدہ ابن الجراح سعید ابن سعد ابن ابی
وقاص عبد الرحمن ابن عوف زبیر ابن عوام طلحہ ابن عبید اور چار خلیفہ ان سبکے
حق مین آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور اور بہی انکے سوا
ہین کہ اونکے واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کے اقربا ہین اور ایک حدیث
مین انکا نام آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوے ہین فَاضِلُ بَدْرٍ بعد
ان عشرہ مبشرہ کے اہل بدر فاضل ہین تین سو تیرہ ٣١٣ اصحاب بدر سے اون سب
کے حق مین ارشاد ہوا ہے کہ بہشتی ہین بدر ایک گانو کا نام ہے مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے درمیان پہلے لڑائی اسلام مین وہان ہوئی ہے وہ جو لوگ حضرت
کے پاس رکاب اوس لڑائی مین تہے اونہین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے
کے نزدیک بڑا رتبہ ہے تین سو تیرہ یہ لوگ تہے اور کفار قریش کے ہزار سے کچہ کم
تہے ابو جہل اونکا سردار تہا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جان بازی
کی کافرون کو ہزیمت دی ابو جہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت سے
لوٹے گئے بہت سے قید ہوے وہ جو قیدی ہوے تہے وہ کچہ کچہ اپنی طرف سے
فدیہ دیکر چہوٹے فَاضِلُ اُحُدٍ بعد اہل بدر کے اہل احد افضل ہین انکے واسطے
بہی بہشت کی بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم و بیش ایک پہاڑ ہے اوسکا
نام احد ہے وہان ابو سفیان کافرون کی فوج کا سردار ہوکر آیا تہا بڑی سخت لڑائی

ہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور ستر مسلمان درجہ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوے فَاَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنیکو تشریف لیگئے مکہ مین داخل ہونیکو
کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ جا کر سوال جواب کرین اتنے مین خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو
کافرون نے مار ڈالا سا تہ کے لوگون کو بلا کر ہر ایک سے لڑائی کے واسطے بیعت کی سبھون نے دل و جان
قبول کیا پھر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہو گئی اَلْفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ
اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین چنانچہ قرآن شریف سورہ انا فتحنا مین اسکا ذکر ہے تفصیل سے بیان ہوا ہے
النِّسَاءِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حضرت بی بی
فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا سب جنتی بی بیون کی
سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا
محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سو مریم مادر عیسیٰ علی نبینا وعلیہ
السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت
بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے
عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہ کا حضرت
فاطمہ پر اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی
اور فاطمہ حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ سے
کم مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن
اور حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ
افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ اعجب لسا نہین حضرت کے نزدیک
بعد اونکے عائشہ تہین پس تفضیلت بھی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

نہین جتنے جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی جو ہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہین سب جگر پارہ رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور سب مفضول ہین وَالْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْکٌ وَاِمَارَةٌ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس برس تلک خلافت کا حکم تہا آگے اوسکے ملک داری ہے اور بادشاہی ہے جب جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چہہ مہینے تیس برس مین باقی تہے وہ حضرت امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کئے اور امیر معاویہ سے صلاح کرکے اسواسطے وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پر تمام ہوئی وَیَکُفُّ ذِکْرُ الصَّحَابَةِ اِلَّا بِالْخَیْرِ طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے کہ ذکر اصحابون کا سوے خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین اونکی خدمت میں ادب ہی سے رہا چاہیے اونہین سے کسو سے جو کچھہ امر ایسا کہ اونکے لائق نہ تہا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے سُنا نہ سنا جانا چاہیے اور ہر سے اُنا کانی دیگر نظر حضرت کی صحبت پر رکہا چاہیے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی ساری مِس عیب کے واسطے اکسیر اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد ہوتین ہین صحبت تو اونکی آپکی ساتہ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری ایذا ہے اور میری ایذا خدا ے عز اسمہ کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے مانند ستارون کے ہین اونہین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس یہان سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ اور اونکے سوا جو جو اصحاب ہین کہ اون سے کچھہ کچھہ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن اون پر نکرین کہ یہ فعل بدخالی خطر سے نہین ہے

خدا جانے کیا کیا ہو ہے اپنی رائے کو او عقل کو یہاں دخل نہ دیا چاہئیے جو اگلے بزرگ
راہ باندھ گئے ہیں اوسی پر چلا چاہیے کہ سلامتی اوسی میں ہے کہ اگلے ہمسے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تھے اونہیں کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بھی نہیں چاہئیے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہیں اور جو خدا تعالے
اوسے ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پھر کر منوا لے پر آوے ہاں مگر جسکو تحقیق
کفر کے حال پر مر گیا ہو پھر تو البتہ اوسپر لعنت ہی یزید کی لعنت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں
نہ کیا چاہئیے بعضے کہتے ہیں درست ہے بعضے اس جا خاموش ہیں بعضے سلف
نے لعنت اوسپر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت
اوسکے حق میں آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تھا حرام کا خمر زنا وغیرہ
سب کچھ بے پروا ہانہ کرتا تھا حلال جانتا تھا اور سوا اسکے لوگ جو کہتے ہیں کہ قتل
امام حسین کا گناہ کبیرہ ہے کافر نہیں ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا جاتا ہے
کہ ایذا اور اہانت اہل بیت کی ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کی کفر ہے سوا اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کئے
ہیں وہ کاہی کو کسینے کئے تھے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نے تفسیر میں
لکھا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل نبیون کا کرتے تھے تو اونکے نزدیک
دعوی نبیون کا ثابت نہ تھا اور اس کم بخت نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ
کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تھا اور یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین سید الشہدا
علیہ السلام کے قتل کا اوسنے حکم نہ کیا تھا وہ اس بات سے راضی نہ تھا بعد اس
فعل کے اوسے ندامت ہوئی یہ بھی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی کی
اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے
بعضے کہتے ہیں کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہیں شاید کہ بعد اس کفر
اور معصیت کے توبہ کی ہو تو گنجایش رکھتا ہے اوسکا ظاہر اسباب البا ہی کہ بعد
قتل امام حسین کے مدینہ شریف پر لشکر بھیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا اور

تابعین کا کرین پھر مکہ معظمہ پر فوج بہیجی تا عبد اللہ ابن زبیر کو مارین وہان منجنیقان لگائی گئین کہ اسی حال مین مر گیا آیندہ خدا جانے کہ وانا تر ہے ظاہر تو تو بہ کا امکان نہین خدا ہے تعالے و تقدس ہمین اور ہمارے دوستون کو بلکہ سارے مسلمانون کو اوسکی دوستی سے بچا دے اور زمرۂ اہل بیت مین بلکہ اونکے خادمون مین محشور کرے بمنہ وکمال کرمہ آمین رب العالمین جاننا چاہئیے کہ لعنت کا لفظ اچہا نہین ہے اور بُری بات کا زبان پر لانا ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہین رکہتا اسواسطے اگر اپنی زبان کو بُرے لفظ سے آلودہ نکرین تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فایدہ دینی بہی حاصل نہین وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ مجتہد کبہی مسئلہ مین چوک بہی جاتا ہے اور کبہی راستی کو پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوسکا موافق ہے تو اوسے دوہرہ ثواب ہے اور اگر مسئلہ مین اوسکے خطا ہے تو اوسے ایکہرہ ثواب ہے کسواسطے کہ نیت اوسکی بخیر ہے وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی اہل قبلہ ہے یعنے نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب سے اور سنت سے لیتا ہے اور کلمہ شہادت پڑہتا ہے اوسے کافر نہ کہا چاہئیے اور اوسکے واسطے دوزخ دائمی مقرر نہ کیا چاہئیے اگرچہ کوئی کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوسنے نسبت کفر کی ہوتی موجب تلک توجہ ہو سکے تب تلک تکفیر نکیا چاہئیے جب بالکل کفر ثابت بے شبہہ ہو جائے تب ناچاری ہے اپنے حتی المقدور مسلمانون مین اصلاح کی چاہئیے اور فساد دور کیا چاہئیے کہ بنیاد اسلام کی سست نہو جائے کوئی اگر کسیکو کافر کہے یا لعنت کرے اگر وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوسپر ہوگی اور اگر وہ ان چیزون کے قابل نہین ہے تو یہ کافر ہوگیا اور لعنت بہی اسپر آئی وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ وَعَامَّةُ الْبَشَرِ مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ + انبیا اور رسول خواص بشر مین افضل ہین ملائکہ مقربہ سے اولیا اور اتقیا عامہ بشر مین وہ افضل ہین عام فرشتون سے اور عام ملائکہ جو ہین وہ افضل ہین باقی مومنون سے اور ملائکہ مقرب جو ہین وہ

افضل ہین عام نسبت سے یعنے اولیا اور اتقیا سے **وکرامات الاولیا حق** اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا کی حق ہے دوست حق کا نام ولی ہے نشانی دوست خدا کی وہ ہے کہ زہد اور تقوے اختیار کری اور یاد مین حق تعالے کے ہمیشہ مشغول رہے طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نکرے بدعت اور معاصی سے پرہیز رکھے اعتماد اوسکا سب بطرف خدائے کریم کی ہو ما سوا اللہ سے بالکل قطع کیا ہو امید کیطرح کی کسی سے سوائے خدا کے نرکھی اور ڈر بھی بغیر اوسکے قہر کے کسیکا نرکھے عشق اور محبت اوسکی ظاہر اور باطن مین سرایت کر گئی ہو ایسے شخص سے جو کچھ فعل صادر ہو وہ کرامات ہے اور جو کوئی اس کے خلاف ہو اوسکا دعوے باطل ہے اور وہ مردود ہے خرق عادت کی چار قسمین ہین خرق عادۃ اوسکو کہتے ہین کہ خلاف معمول کے چیز ظاہر ہو جیسے کلام کرنا درخت اور جانوروں کا اور موجود ہونا میوہ کا بے ہنگام جیسے بی بی مریم کے واسطے ہوا تھا جو یہ طرح پیغمبر کے ہاتھ سے ہو جیسے پیغمبر کے ساتھ ہوا ہے اوسکا نام معجزہ ہے اور جو ولی سے ظاہر ہو اوسے کرامات کہتے ہین جو کسی مومن صالح کے ہاتھ پر ظاہر ہو وہ معونت کہی جاتی ہے اگر کافر یا فاسق کے ہاتھ سے ظاہر ہو وہ استدراج اور مکر کہلاتا ہے کہ اوس شخص کے ساتھ اللہ تعالے نے مکر کیا ہے تا وہ مغرور ہو اور اسیطرح ضلالت مین اور گمراہی مین چلا جاوے **ولا تبلغ الولی درجۃ النبی** ولی کیسا ہی کامل مکمل ہو کسی نبی کے درجے کو نہین پہونچنے کا نبیون کو خاتمے کا ڈر نہین اور ولی کو خاتمے کا ڈر ہے نبی معصوم ہین اون سے کبھی کسیطرح کا گناہ صادر نہین ہوتا ولی محفوظ ہین او نہین اللہ تعالے گناہون سے بچاتا ہے کبھی شاید ہو بھی جاوے تو اللہ تعالے اون سے درگذر کرتا ہے جو کوئی اسکے خلاف اعتقاد کرے وہ کافر ہے **لا یصل العبد الی حیث یسقط عنہ الامر والنہی** کوئی بندہ ایسے مقام کو نہین پہونچتا کہ اوس سے امر و نہی اوٹھ جاوے اور تکلیف شرع کی اوسپر نرہے حلال حرام اوسکے واسطے سب ایک

ہووے نماز روزے کا محتاج نہو جو چاہے سو کام کرے ہان مگر جو کوئی بے عقل ہو
اوس پر قلم جاری نہین ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین شخصون سے
قلم اوٹھایا گیا ہے یعنے اونکے عمل فرشتے نہین لکھتے ایک تو بچہ یعنے نابالغ ایک
سوتا ہوا ایک بے عقل جب تک شعور باقی ہے جب تک تکلیف شرع کی باقی ہے
جو کوئی شرع کی تکلیف اوٹھانے کا اعتقاد نکرے وہ کافر ہے اور گمراہ ہے والنصوص
تحمل علی ظواہرہا قرآن شریف کے معنی ظاہری ہی پر اعتماد ہے نماز روزہ
اور امر و نہی ظاہر قرآن سے نکالا گیا ہے والعدول عنہا الی معان
یدعیہا اہل الباطن الحاد قرآن کے ظاہری معنون سے پھرنا اون پھیرون کی
طرف کہ اہل باطل دعوی کرتے ہین الحاد ہے باطلیہ وہ فرقہ ہے کہ کہتے ہین
قرآن شریف کے ظاہر معنے مراد نہین معنی اوسکے بالکل پوشیدہ ہین کسیکو اون
معنون پر اطلاع نہین مگر جو امام معصوم ہو اوسے قرآن شریف کے معنی معلوم
ہوتے ہین اللہ تعالے اپنی ذات مبارک سے بلا واسطہ تعلیم فرماتا ہے
یہ مذہب بالکل باطل ہے عقلمند کو چاہئے کہ اسمین غور کرے کسواسطے کہ اگر قرآن
کے معنی سمجھہ مین نہ آسکتے تو دین اور ایمان کفر اور عصیان خدا اور رسول کیونکر
پہچانا جاتا احکام شرع کے کیونکر جاری ہوتے مگر قرآن شریف کی بعض آیاتین
ایسی ہین جنکے معنی ظاہری ہین اور رمزین اور اشارے بھی ہین وفی دعاء
الاحیاء للاموات وتصدقہم عنہم نفع لہم دعائین اور صدقے مین فائدہ
مقرر ہے زندون کے واسطے بھی اور مردون کے واسطے بھی کوئی اپنے واسطے
یا دوسرے کے واسطے صدقہ دے یا دعا کرے پھر وہ دوسرا زندہ ہو یا مردہ ہو
فائدہ کرتا ہے صدقہ قہر کو اللہ تعالے کے ٹھنڈا کرتا ہے اور دعا بلا کو دور کرتی ہے
زندون کی جانبین اوس سے نکلتی ہین مردون کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے
اگر وہ عذاب کے لائق نہین ہین تو اون کے درجے زیادہ ہوتے ہین جو چیز اللہ
کریم کے نام سے فقیر محتاج کو دیجاے اوسے صدقہ کہتے ہین یہ صدقہ نہین کہ کچھ

اناج اوتار کر جو رکھے ہین رکھدین یا بیل پیڑ پر ڈالدین یا برہمن کو کچھہ دے دین بلکہ
جو چیز نقد یا جنس اچھے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوستت ہوا وسے
اللہ تعالے کے نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے
دے دین اسکا نام صدقہ ہے جناب الہی مین مقبول ہے اِعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ مُجِیْبُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِی الْحَاجَاتِ جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور نکالنے والا حاجتون کا خدا ہے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور
حاجت روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے
اسلئے جسے دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ ہمنے بہت دعائین کین کچھہ ہی نہین ہوتا
اوسکی دعا کبھی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ
دعا عبادت کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بدن کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی
دعا نہین کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہٗ تعالے کے
نزدیک محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اوس مین کچھہ حکمت
اللہ تعالے کی ہوگی جو یہان قبول نہو تو وہان یعنے آخرت مین اسکے واسطے
ذخیرہ ہوگا بعضے وقت ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے
وہ اوسکے حق مین اچھی نہین ہوتی تو اوسکی بدلے اور اچھا کام ہوجاتا ہے یا کسیطرح
کی برائی اوس سے دفع ہوجاتی ہے غرض کہ کسیطرح ضائع نہین جاتی جو اسکے
حق مین بہتر ہوتا ہے وہ اللہ تعالے اپنے کرم سے کردیتا ہے اپنا بھلا
برا معلوم نہین ہوتا وَیَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ
سنیون کا مذہب ہے کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے جائز ہے پھر وہ نیک ہو یا بد ہو
مگر نماز کے احکام ارکان ادا کرتا ہو اگر امام صالح ہو تو بہت ہی بہتر ہے اور عالم ہو
تو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے گویا نبی کے پیچھے پڑھی جماعت کی جو تاکید
بہت ہی اسواسطے انتظار صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑھے
جو مسلمان نماز پڑھے اوسکے پیچھے پڑھ لینی چاہئے لیکن عقاید اوس کا

سنتیون کے بموجب چاہئے اور طہارت کامل چاہئے اور ادا کرے احکام و ارکان کو پس امامت اوسکی درست ہے وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ اعتقاد کرتے ہین ہم مسح موزی کا سفر مین اور حضر مین سنتیون کے نزدیک پسندیدہ عقاید مین سے ہے کہ مسح موزی کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی اسکا انکار کرے وہ بدعتی ہے فَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةً كَانَتْ أَوْ كَبِيرَةً وَاسْتِخْفَافُهَا كُفْرٌ حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا اوسکو کفر ہے گناہ ہر چند چھوٹا ہوا اوسے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہئے کسواسطے کہ عظمت اللہ تعالے کی دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہین وَالِاسْتِهْزَاءُ عَلَى الشَّرِيعَةِ أَيِ الِاسْتِهْزَاءُ بِهَا كُفْرٌ وَالرِّضَاءُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ وَتَصْدِيقُ الْكَاهِنِ بِمَا يُخْبِرُهُ عَنِ الْغَيْبِ كُفْرٌ وَالْيَأْسُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى كُفْرٌ وَالْأَمْنُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ كُفْرٌ ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے یعنی ہنستے ہنستے نقل کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب کی اللہ تعالے ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم و فضل سے الہام کرے اور آگاہی دیوے نا امید ہونا اللہ تعالے کی رحمت سے کفر ہے یعنی ایسا سمجھنا کہ میرے گناہ ایسے ہین کہ اللہ تعالے ہرگز نہین درگذر کریگا یا فلانا کام اللہ تعالے ہرگز نہین کرنے کا امن مین ہونا اللہ تعالے کے عذاب سے کفر ہے یعنی ایسا سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھ چیز ہی نہین ہمنے کلمہ جو پڑھ لیا ہے پس اب کوئی گناہ ہمارا منع نہین ہے اللہ تعالے ہرگز عذاب نہین کریگا وَالْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان درمیان مین خوف اور رجا کے ہے یعنی ڈر اللہ تعالے کا ہر حال مین چاہئے یہان تلک کہ اگر بالفرض سنے کہ دوزخ مین ایک ہی شخص جائیگا تو ڈرے کہ مبادا وہ شخص مین ہی ہون ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا رہے اور امید ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق مین ایک شخص بہشتی ہوگا تو امیدوار رہے اللہ تعالے کی رحمت سے کہ شاید وہ شخص مین ہی ہون جیسا کہ ابو

ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم یعنی جانو اللہ کو سخت عذاب
کرنے والا اور جانو اوسے غفور بخشنے والا گناہون کا اور رحیم رحمت کرنے والا
بندون پر اللہم صل علی محمد وآلہ بقدر حسنہ وکمالہ

رسالہ تسہیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی کا یہ رسالہ ہندی مین اسواسطے لکھی گئی تا اصل کتاب
کی سند ہووے یہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہون اور وہ متبوع ہو پھر اوس عربی
کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بواقعی سہل معلوم ہو اور اگر
خدا تعالے توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید
ہون مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر رہین شروع کرتا ہون ساتھ نام
خدا کے مہربان بخشنے والے کے حقیقتاً ین چیزون کی اپنے ذات مین ثابت
ہین اور وہم وخیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور وہ پھر نابید ہونے والا ہے
پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا اور وہ خود آپ سے
آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت
سے کام کرنے والا ہے نہ کسیکے زور سے اور ناچاری سے اور بولنے والا ہے اور سننے
والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھ اوسے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی
چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین ہوتی تن نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا صورت
نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدھا اور اولٹے
طرف نہین ہے جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور
کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہے اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہے اوسکا کوئی
مددگار نہین وہ اپنے غیر کے ساتھ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان
اوسکی آپہی مین ہر نالائق چیز سے وہ پاک ہے کل قیامت کو وہ اپنے تئین مومنون کو دکھلادیگا
پیدا کرنے والا سب چیزون کا وہی ہے اور جاننے والا سب کا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے [illegible]

اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک وہ چیز ہے کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے عقل کو اوسمین دخل نہین پروردگار عالم کے فرشتے ہین دو دو بازو والے اور تین تین بازو والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام بندھا ہوا ہے وہ وہین موجود ہین جو کچھ کہ وہ حکم کرے بجالاوین نافرمانی نہین کرتے قوت اونکا طاعت ہے اور غذا اونکی تسبیح ہے مرد ہی سے اور زنی سے پاک ہین کہانا پینا اونہین نہین بڑا اونمین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرون پر وحی لانے والے ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پہونکنے کی خدمت ہے عزرائیل روحین لینے کے واسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی کتابین ہین اوتارا ہے اونکو اپنے رسولون پر اونمین سے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان بڑی کتابین ہین پہر اون چارون مین فرقان افضل ہے نام اللہ تعالے کے زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سوا اون نامون سے جو شرع مین آئے ہین نہ یاد کیا چاہئے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندون کی فعلونکا پس کفر اور معصیت ساتہ ارادے اور قدرت اور اندازے اوسکے ہین اونہین راضی وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار سے ہوتے ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون کو اور فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمانبردارون کو اور نیک کام کرنے والون کو اور سوال منکر نکیر کا حق ہے قبر مین سے دوسرے بار زندہ کرنا حق ہے جو کچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون کے فعلون کا تا نیکی بدی معلوم ہو جاوے حق ہے پوچہنا اللہ تعالے کا بندون سے کہ دنیا مین کیا کیا حق ہے لکہنا بندون کا اعمال نامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی ثابت ہے اور دنیا اوسکا مومنون کو سیدہے ہاتہ مین اور کافرون کو بائین ہاتہ

حق ہے اور حوض کوثر کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا حق ہے
پل صراط کہ فردا سے قیامت دوزخ کے اوپر کہین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذرنے کی حق ہے شفاعت یعنے سفارش انبیاؤن کی اور اولیاؤن کی پروردگار سے
حق ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہین گے فانی نہونگے
جنتی اور دوزخی ہمیشہ رہین گے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی
دینا اوسکی سچ کے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام ایکہی
ہے یہ نہین کہنا مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے کہنا چاہئے اگر خوف سے
خاتمہ کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے
کہتے ہین کہ موت کے وقت عالم غیب کو دیکھکر ایمان لاوے گناہ کبیرہ مومن کو اہل
ایمان سے نہین نکالتا گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اس
عالم سے گئے ہون اللہ تعالے کفر شیدون سے نہین بخشیگا باقی اوسکی چاہت ہے
جسے چاہے بخشے جسے چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چہوٹے گناہ
پر بہی گرفتار کرے اور عذاب دے اللہ تعالے نے پیغمبر بہیجے آدمیون کی
طرف آدمین اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب
امور دنیا کے ضرورگاہون کو اور معجزے اونکے ہاتھون پر پیدا کئے تا اونکے
دعوی کی دلیل ہوے پہلے سب پیغمبرون کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر جہوٹھ نہین بولتے اور گناہ نہین کرتے
اور اچہے کامون سے یعنے نبوت سے موقوف نہین ہوتے سب پیغمبرون سے افضل اور
بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے عالم کے پیغمبر ہین معراج اون کے
جاگتے ہین بدن کے ساتھہ آسمان تک اور پہر جہان تلک اللہ تعالے نے چاہا حق ہے
اونکی سب شریعتون سے کاملتر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹہانے والا
ہے امت اونکی سب امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے
بہتر ہین اور چار یار اونکے سب اصحاب سے بہتر ہین اور افضل ہین افضلیت [illegible]

بہت سا ثواب ہے اونکے بعد باقی عشرہ مبشرہ افضل ہین اونکے بعد بدر والے
اونکے پیچھے احد والے اونکے بعد بیعت الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ
زہرہ رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما
السلام افضل ہین بہشت کے جوانون سے سید اور سردار ہین پہلے خلیفہ ابی بکر
صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب
ولایت مآب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس برس
ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے پیغمبر کے اصحابون کو سوائے نیکی کے یاد کیا چاہیئے
اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر ہوا ہو مجتہد کبھی ٹھیک کرتے ہین اور کبھی چوک
بھی جاتا ہے وہ اوسمین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے
کہ قرآن مین اور حدیث مین فکر کرکے معنے اوسکے نکالکر حکم کرتا ہے جو مسلمانون
کے قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونہین کافر نہ کہا چاہیئے اور خاص کرکے کسیکو
لعنت نکرنا چاہیئے خاص انسان فاضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان فاضل ہین
عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات
اولیا کی حق ہے کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین پہونچتا
کہ احکام شرع کے اوس سے اٹھ جاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے ظاہری
معنے ہین مگر کہین ضرورت کے واسطے مراد ہوی ہون تو ہون قول فرقہ باطنیہ کا کہ وہ
کہتے ہین قرآن کے ظاہری معنی مراد نہین ہین اوسکے معنے سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین کفر ہے دعا سے زندونکے مردونکو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ
ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہے پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ بدچلن ہو نماز درست ہے
مسح موزی کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیئے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو
حرام کفر ہے حلال جاننا گناہ کا اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہے
ٹھٹھہ کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر ہے نقل کفر کی اور ہنستے ہنستے کام کفر
کے کرنا کفر ہے مست اور دیوانہ بے ہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہووے سچا جاننا نجومیوں کا اور سب غیب کی خبر دینے والوں کا کفر ہے ناامیدی رحمت سے اللہ تعالے کے کفر ہے اور امن میں ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان کی درمیان میں ڈر کے اور امید کے ہے جانو اللہ تعالے کو سخت عذاب کرنیوالا اور بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

خاتمہ ریختۂ قلم محمد انوار حسین تسلیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا را منت و سپاس افزون از قیاس کہ کتاب مستطاب فیض لبضاب افادت انتساب ممتنع الجواب سراپا انتخاب مقبول طبع شیخ و شاب ریختۂ قلم اعجاز رقم آئینہ حقیقت نماے معقول و منقول آبیار بوستان فروع و اصول وحید عصر سعید زمان محمد امیر علی سلمہ الرحمن عالم بے بدل شاعر بے نظیر متخلص بہ امیر حکیم محکم منشی عطارد نظیر خورشید ضمیر ماہتاب فلک نکوئی فلک الافلاک ربجوئی مربی غم خوار ہنر وران و جوہر کاملان روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کہ صیت نوازش دامن اکناف عالم فرا گرفتہ و آوازہ ہمت عالیش آنسوی آسمان رفتہ در مطبع معروف و مشہور واقع شہر لکھنو با ہتمام کارپردازان ذی شعور و قدغن مبکران دور کوشش نامحصور بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۳ عیسوی طبع گردید و بیاشنگی طبعہ گردید

تمت